# غیر مسلموں سے تعلقات

## اور مذہبی آزادی

## (قرآن وسنت کی روشنی میں)

اس میں غیر مسلموں سے تعلقات، دشمنوں کے ساتھ معاملات، ان کے ساتھ تعاون اور مذہبی آزادی کو قرآن مجید کی آیات کے ذریعہ پیش کرتے ہوئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند اقوال آخر میں درج کئے گئے ہیں۔

**مفتی محمد سرور فاروقی ندوی**

(صدر جمعیت پیام امن لکھنؤ)

**مکتبہ پیام امن**

ندوہ روڈ، ڈالی گنج لکھنؤ، یوپی، الھند





U-142

جملہ حقوق محفوظ

| | | |
|---|---|---|
| نام | : | غیر مسلموں سے تعلقات اور مذہبی آزادی |
| مصنف | : | مفتی محمد سرور فاروقی ندوی |
| ناشر | : | مکتبہ پیامِ امن، ندوہ روڈ، ڈالی گنج لکھنؤ |
| اردو ایڈیشن | : | دوسرا |
| تعداد کتب | : | ۱۰۰۰ |
| سال | : | ۲۰۲۴ء |
| قیمت | : | ۵۰ |

Writer : Mufti Mohd Sarwar Farooqui Nadwi
Book Name:Bait Al maqdis ka Mukhtasar Tarruf
Publisher : Maktaba Payam-e-Amn, Nadwa Road,Daliganj,lucknow.
Website: www.islamicjpamn.org
E-Mail: tasneemlko2012@gmail.com, ataullah2012@gmail.com
Phone No. 9984490150, 9919042879

## ملنے کے پتے

| | |
|---|---|
| ۱۔ مجلس تحقیقات ونشریات، ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹ (لکھنؤ) | 05222741539 |
| ۲۔ نیوسلور بک ایجنسی، 14، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی | 0522-27415 |
| ۳۔ الفرقان بکڈپو، نظیر آباد ۳۱ (لکھنؤ) | 9936635816 |
| ۴۔ سجانیہ بک ڈپو، نیا محلہ، جبل پور، مدھیہ پردیش | 9424708020 |
| ۵۔ ستیہ فاؤنڈیشن 5 182-A گرین لینڈ کیمپس، پوکھر پور، کانپور | 9935044343 |
| ۶۔ مکتبہ شباب جدید، ندوہ روڈ لکھنؤ | 9198621671 |
| ۷۔ مکتبہ شاہ ولی اللہ جامع مسجد، دیوبند | 8439650526 |

# فہرست


مقدمہ ..................... ۷

قرآن کے مطابق انسانی تعلقات ..................... ۹

غیر مسلموں کے معبودوں کو بُرا بھلا کہنے کی ممانعت ..................... ۹

غیر مسلموں کے ساتھ انصاف ..................... ۱۰

دشمنی میں زیادتی کرنے کی ممانعت ..................... ۱۱

غیر مسلم کے خلاف بھی سچی گواہی دینے کی ترغیب ..................... ۱۲

تمام قوموں سے خوشگوار تعلقات بنانے کی ترغیب ..................... ۱۳

تعلقات قائم رکھنے کا حکم ..................... ۱۵

رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات کا حکم ..................... ۱۵

محتاجوں کے ساتھ اچھے تعلقات کا حکم ..................... ۱۶

ناحق قتل کی ممانعت ..................... ۱۶

والدین کے ساتھ اچھے تعلقات کا حکم ..................... ۱۷

زمین پر اکڑ کر چلنے اور تکبر کرنے کی ممانعت ..................... ۱۷

غیر مسلموں کے ساتھ اچھے تعلقات کا حکم ..................... ۱۸

انسانی احترام اور تعلقات کے سلسلے میں حضرت محمد ﷺ کا آخری پیغام ..................... ۱۹

غیر مسلموں کے حقوق اور تعلقات ..................... ۲۲

غیر مسلم شہری کے قاتل پر جنت حرام ہے ..................... ۲۲

غیر مسلم مذہبی پادریوں کے قتل کی ممانعت ..................... ۲۳

مسلم اور غیر مسلم کا قصاص اور دیت ..................... ۲۳

غیر مسلم پر ظلم کی ممانعت ..................... ۲۳







غیر مسلم شہری کا مال چرانے والے پر اسلامی حد ..................... ۲۴

مظلوم غیر مسلم شہری کی وکالت کا اعلان ..................... ۲۵

غیر مسلم شہریوں کا اندرونی جارحیت سے تحفظ ..................... ۲۵

غیر مسلم شہریوں کی بیرونی جارحیت سے تحفظ ..................... ۲۶

بلا امتیاز قتل عام کی ممانعت ..................... ۲۷

غیر مسلموں کے بچوں کے قتل کی ممانعت ..................... ۲۸

اسلامی لشکر کو ہدایت ..................... ۲۸

غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کا تحفظ ..................... ۲۹

غیر مسلموں کو آگ میں جلانے کی ممانعت ..................... ۳۰

غیر مسلم لوگوں کے گھروں کو لوٹ مار کرنا ممنوع ..................... ۳۱

دشمن کے مویشیوں، فصلوں اور املاک کو نقصان پہنچانے کی ممانعت ..................... ۳۱

خلفاء راشدین کے ادوار میں غیر مسلم شہریوں کا تحفظ ..................... ۳۲

عہد فاروقی میں غیر مسلموں کے تحفظ کی قانونی حیثیت ..................... ۳۲

قرآن کے مطابق مذہبی آزادی ..................... ۳۴

بات پہنچانے کی ذمہ داری ..................... ۳۴

اچھی نصیحت کے ذریعہ ..................... ۳۵

مذہب میں زبردستی نہیں ..................... ۳۵

جو عمل کرے گا اپنے ہی لئے کرے گا ..................... ۳۶

جس کا جی چاہے مانے یا نہ مانے ..................... ۳۷

عمل کا بدلہ ..................... ۳۷

مذہبی آزادی ..................... ۳۸

سیدھا راستہ ..................... ۳۸

کسی کو برا نہ کہو ........................ ۳۹
وہ جانتا ہے ........................ ۳۹
اپنا اپنا حساب ........................ ۳۹
حق کی پہچان ........................ ۴۰
بھلائی یا برائی اپنے ہی لئے ........................ ۴۰
اعمال کا بدلہ ........................ ۴۰
رسول کے ذمّہ پیغام پہنچانا ........................ ۴۱
حضرت محمد ﷺ کی نصیحتیں ........................ ۴۳
اچھے اخلاق کے ذریعہ جنت ........................ ۴۳
غصہ تمام برائیوں کی جڑ ہے ........................ ۴۳
بدزبانی ........................ ۴۴
غصہ پر قابو پانے کا طریقہ ........................ ۴۴
اصلی بہادر ........................ ۴۵
اصلی پہلوان ........................ ۴۵
پڑوسی کی حفاظت ........................ ۴۶
اصلی مؤمن ........................ ۴۶
پڑوسی سے اچھا سلوک ........................ ۴۷
بہتر پڑوسی ........................ ۴۷
پڑوسی کے بارے میں تاکید ........................ ۴۸
آسمان والے کا رحم ........................ ۴۸
زبان وہاتھ کا صحیح استعمال ........................ ۴۸
خیر کی رہنمائی کرنے والا ........................ ۴۸





حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا چھوڑ دے ........................ ۴۹
شکر کی فضیلت ........................ ۴۹
احسان کا بدلہ ........................ ۵۰
مزدوروں کے حقوق ........................ ۵۰
جانوروں کے حقوق ........................ ۵۱
پیاسے کُتّے پر رحم ........................ ۵۲
بڑوں کی تکریم ........................ ۵۲
عدل کی فضیلت ........................ ۵۳
دین خیرخواہی کا نام ہے ........................ ۵۳
صلح کرانے کی فضیلت ........................ ۵۳
خرید وفروخت میں نرمی ........................ ۵۴
خرید وفروخت میں سچائی ........................ ۵۴

❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# مقدمہ

**الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم**

**امابعد:**

بین الاقوامی اصلاح کے سلسلے میں سب سے پہلی بنیاد یہ ہے کہ روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانی گروہوں، جماعتوں اور قوموں کو اصولی اعتبار سے مساوی تسلیم کیا جائے جس کا ذکر قرآن مجید میں تفصیل سے موجود ہے کہ تمام انسان ایک مرد اور ایک عورت یعنی حضرت آدم اور حوا کی اولاد ہیں جس طرح ایک ماں باپ کے بچوں میں فرق و امتیاز نہیں کیا جاتا اگرچہ رنگ، نسل، مال و دولت یا جغرافیائی خطوں کا اختلاف ہو یعنی یہ تمام اختلافات سراسر باطل اور بے اصل ہوتے ہیں لیکن بعض لوگ ان میں الجھ کر ایک دوسرے کے خلاف نفرت کی دیواریں کھڑی کرنے لگتے ہیں، حالانکہ ان سے قطع نظر کرتے ہوئے بنیادی یکسانیت کی ضرورت ہوتی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی بڑائی جتانے سے منع فرمایا ہے۔

مذہب اسلام ایک عالمی مذہب ہے لیکن یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ بہت سے لوگ اسلام اور اسکے مکمّل نظام کو سمجھنے کے بجائے اسے اپنا دشمن اور مخالف سمجھتے ہیں اور اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ نے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں تلوار لیکر اسلام کی تبلیغ کی۔

لیکن بہت سے اہل علم، مفکّر اور فلسفی ایسے بھی ہیں جنہوں نے اسلام کو غور سے پڑھا اور سمجھا تو اس کی صحیح تصویر ان کے سامنے آئی جس سے ان کی غلط فہمیاں دور ہوئیں اور وہ اسلام سے قریب ہوئے۔



غیر مسلموں سے تعلقات اور مذہبی آزادی

اسی طرح قرآن کی کچھ آیتوں کو لے کر بعض لوگوں نے غلط فہمیاں پیدا کیں تا کہ لوگ اسلام سے دور ہو جائیں اور اس طرح ذہن بنانے کی کوشش کی گئی کہ اسلام جبر و تشدد کے ذریعہ پھیلا اور اسلام غیر مسلموں کو بالکل برداشت نہیں کرتا یہاں تک کہ وقتلوھم والی آیت کا خوب پرچار کیا گیا کہ کافروں کو جہاں پاؤ قتل کرو یعنی قرآن اور اسلام کی ایسی تصویر پیش کی گئی کہ گویا اسلام انسانیت کا قاتل ہے جبکہ اسلام کسی پر جبر نہیں کرتا بلکہ انسانیت کے حقوق اور ان سے تعلقات کو بہتر بنانے کی ترغیب دیتا ہے۔ مگر ایسے لوگوں سے اور جو ظالم ہوں یا ظلم پر آمادہ ہوں، ان کو ظلم سے روکنے کی تدبیر بتاتا ہے اور جو صلح پسند یا امن پسند غیر مسلم ہوں، ان سے ہرگز تعلقات رکھنے سے منع نہیں کرتا۔

اس کتاب میں غیر مسلموں سے تعلقات، دشمنوں کے ساتھ معاملات، ان کے ساتھ تعاون اور مذہبی آزادی کو قرآن مجید کی آیات کے ذریعہ پیش کرتے ہوئے حضرت محمد ﷺ کے چند اقوال آخر میں درج کئے گئے ہیں، اب آخر میں ہم جناب صدیق بھائی کے شکر گذار ہیں جو ہماری برابر ہمت افزائی فرماتے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انسانیت کو صحیح سمجھ عطا فرما کر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

**والسلام**

**محمد سرور فاروقی ندوی**
استاذ: دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ
20-10-2009

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# قرآن کے مطابق انسانی تعلقات

رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے بعد جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا اس میں مخاطب وہ تھے جنہوں نے مسلمانوں کے خلاف اکیس برس تک ظلم کا کوئی بڑے سے بڑا طوفان برپا کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج تم پر کوئی الزام نہیں اور تم سب آزاد ہو جس کی ہدایت قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو دی ہے کہ برائی کو اچھے ڈھنگ سے دور کیا جائے۔

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿٣٤﴾ (سورہ حم ۳۴)

**ترجمہ:** اور نہیں برابر ہوسکتی نیکی اور نہ برائی، دفع کیجئے (برائی کو) ایسے طریقہ سے جو بہتر ہو، پھر تم دیکھو گے کہ وہی شخص جس کے درمیان تمہاری عداوت تھی، گویا کہ وہ جگری دوست ہو گیا ہے۔

**فائدہ:** برائی کے جواب میں بھلائی کی جائے اور عدل واحسان کا معاملہ کیا جائے جیسے اللہ تعالیٰ نے سورہ نحل آیت نمبر ۹۰ میں تفصیل سے ذکر کیا ہے کہ عدل، تمام محاسن اعمال کی اصل ہے جس سے انسان کے اندر یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ جو بات کرے انصاف اور حسن عمل کے ساتھ، نیکی اور بھلائی کرے۔

## غیر مسلموں کے معبودوں کو بُرا بھلا کہنے کی ممانعت

اس کے بعد فساد کے سبب کو روکتے ہوئے کسی کو برا بھلا کہنے سے ہی منع کر دیا گیا ہے جیسا کہ ارشاد ہے:



غیر مسلموں سے تعلقات اور مذہبی آزادی

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ (سورہ انعام ۱۰۸)

**ترجمہ:** اور نہ گالیاں دو اُن کو جنہیں وہ پکارتے ہیں اللہ کے سوا کہ (کہیں) وہ بھی بُرا بھلا کہنے لگیں اللہ کو، حد سے آگے بڑھ کر بغیر علم کے"۔

یعنی جب کسی کو برا نہیں کہا جائے گا تو بدامنی کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اور تعلقات بھی خراب نہیں ہونگے۔

## غیر مسلموں کے ساتھ انصاف

اسی طرح عدل وانصاف کی ترازو ایسی صحیح اور برابر ہونی چاہئے کہ عمیق محبت اور شدید عداوت کسی پلڑے کو جھکا نہ سکے یعنی دوست دشمن کے ساتھ یکساں انصاف کرے اور حق کے معاملے میں جذبات محبت وعداوت سے قطعاً مغلوب نہ ہو جس کا ذکر قرآن مجید کی سورہ مائدہ آیت نمبر ۸ میں کیا گیا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٨﴾

**ترجمہ:** "اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم ہو جاؤ قائم رہنے والے (حق پر) اللہ کے لئے، گواہی دینے والے انصاف کے ساتھ اور نہ آمادہ کرے تمہیں دشمنی، کسی قوم کی، اس بات پر کہ نہ تم عدل کرو، تم عدل کرو یہی بات زیادہ قریب ہے تقویٰ کے اور ڈرتے رہو اللہ سے، بیشک اللہ خوب باخبر ہے اس سے جو کچھ تم کرتے ہو"۔ (سورہ مائدہ: ۸)

**فائدہ:** عدل کا مطلب ہے کسی کے ساتھ بغیر افراط وتفریط کے ایسا معاملہ کرنا جس کا وہ واقعی مستحق ہے۔ فتح خیبر کے بعد وہاں کی زمین نصف پیداوار کی بناء پر یہودیوں کے حوالے کر دی گئی تھی اور عبداللہ بن رواحہؓ کو بٹائی کے لیئے بھیجا جاتا تھا، وہ پیداوار کو دو

حصوں میں تقسیم کر دیتے اور یہودیوں سے کہتے تھے۔ کہ جو حصہ چاہو اٹھا لو اس پر یہودی کہتے ”زمین اور آسمان ایسے ہی عدل سے قائم ہیں“۔

● اسی طرح اللہ تعالیٰ نے عدل کا حکم دیتے ہوئے ارشاد ہے فرمایا:

بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۷۶﴾

**ترجمہ:** ”کیوں نہیں جس نے پورا کیا اپنا عہد اور (اللہ سے) ڈرے، تو بیشک اللہ محبت کرتا ہے متقی لوگوں سے“۔ (سورہ آل عمران: ۷۶)

## دشمنی میں زیادتی کرنے کی ممانعت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا
الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ اٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا
مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ
شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ
وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲﴾ (سورہ مائدہ: ۲)

**ترجمہ:** ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! نہ بے حرمتی کرو اللہ کے نشانیوں کی اور نہ حرمت والے مہینے (رجب، ذیقعدہ، ذالحجہ، محرم) کی نہ قربانی کے جانوروں کی اور نہ اُن جانوروں کی جن کی گردنوں میں پٹے پڑے ہوں اور نہ بیت الحرام کا قصد کرنے والے لوگوں کی جو اپنے رب کے فضل اور اس کی خوشنودی کی چاہ میں (جا رہے ہوں) اور جب احرام کی حالت سے باہر ہو جاؤ تو شکار کر سکتے ہو اور نہ آمادہ کرے تم کو دشمنی کسی قوم کی، کہ اس نے روکا تھا تم کو مسجد حرام سے اس (بات) پر تم زیادتی کرنے لگو اور تعاون کرو نیکی میں اور پرہیزگاری میں اور مت تعاون کرو گناہ میں اور سرکشی کے کاموں میں اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ





سخت عذاب دینے والا ہے“۔

**فائدہ:** قریش مکہ نے حدیبیہ میں مسلمانوں کو عمرہ کرنے سے روک دیا تھا، جب اختیار کی باگ ڈور مسلمانوں کے ہاتھ میں آئی تو ان پر یہ واضح کر دینا ضروری تھا کہ قریش کی سابقہ زیادتی تمہارے لیے ظلم کا موجب نہ بنے۔ اگر چہ تمہارے خیال کے مطابق وہ ان کی زیادتی کا جواب ہی ہو۔

## غیر مسلم کے خلافت بھی سچی گواہی دینے کی ترغیب

● قرآن مجید میں سورہ نساء آیت نمبر ۱۳۵ میں سچی گواہی اور سچ بولنے کی ترغیب دی گئی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى
اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا
فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ
تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾ (سورہ نساء: ۱۳۵)

**ترجمہ:** ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم ہو جاؤ قائم رہنے والے انصاف پر، گواہی دینے والے اللہ کے لئے، اگر چہ وہ تمہاری اپنی جانوں کے خلاف ہو، یا والدین کے اور رشتہ داروں کے، اگر وہ (شخص) ہو مالدار یا فقیر تو اللہ زیادہ حقدار ہے ان دونوں کا، چنانچہ نہ تم پیروی کرو خواہش کی، یہ کہ نہ تم عدل کرو اور اگر تم گھما پھرا کر بات کرو گے (گواہی میں) یا اعراض کرو گے تو بیشک اللہ ہے وہ جو تم کرتے ہو، اس سے پوری طرح باخبر۔“

**فائدہ:** یعنی چاہے کتنا ہی بڑا نقصان ہو سچ کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دے۔ انسان کے لئے یہ اہم مرحلہ ہوتا ہے کہ وہ ہر حال میں سچ پر قائم رہے اور سچی گواہی دینے میں ذرہ برابر بھی پس و پیش نہ کرے، اگر چہ سچ بولنے سے خود اسے یا اس کے والدین اور قرابت داروں کو نقصان پہنچے۔ اور کسی مالدار کے مال کا لالچ یا اثر و رسوخ کا خوف یا کسی کی

مفلسی پر ترس کھا کر تھوڑی سی بھی غلط بیانی گوارہ نہ کرے۔

اپنے خلاف یا اپنے انتہائی قریبی رشتہ داروں کے خلاف بھی سچ کہتے ہوئے نہ جھجکے، ایسے ہی لوگ مخلوق کی بھلائی کا کام انجام دے سکتے ہیں، جو ایک لفظ زبان سے نکالتے وقت دس مرتبہ سوچتے ہیں اور حق وانصاف کے معاملے میں بڑی ہمت سے کام لیتے ہیں۔

## تمام قوموں سے خوشگوار تعلقات بنانے کی ترغیب

اللہ تعالیٰ نے سورہ حجرات آیت نمبر ۶ تا ۱۲ تک تفصیل سے قوموں کے خوشگوار تعلقات میں خلل ڈالنے والے امراض کا ذکر بھی تفصیل سے کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ
تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ۝۶
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ
الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ
قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ۝۷ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ۝۸ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا
بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ
حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ
وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ۝۹ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ
فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۝۱۰ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا
مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا
تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ





الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الظّٰلِمُوْنَ۝۱۱ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ
الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ
بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا
فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ۝۱۲

**ترجمہ:** ''اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، اگر لے کر آئے تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر، تو تحقیق کر لیا کرو (اس کی) کہیں ایسا نہ ہو کہ تم نقصان پہنچا بیٹھو کسی قوم کو نادانی سے، پھر تم ہو جاؤ اس پر جو کچھ تم نے کیا نادم۔ اور تم جان لو! کہ بیشک تم میں موجود ہے اللہ کا رسول، اگر مان لیا کرے وہ تمہاری بات بہت سے معاملات میں، تو تم مشکلات میں مبتلا ہو جاؤ، لیکن اللہ نے محبت عطا کر دی ہے تم کو ایمان کی اور پسندیدہ بنا دیا ہے اسے، تمہارے دلوں کے لئے اور نفرت دلا دی ہے تمہیں کفر اور فسق اور نافرمانی سے، ایسے ہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ اللہ کے فضل سے اور اس کے احسان سے اور اللہ خوب جاننے والا اور بڑی حکمت والا ہے۔ اور اگر دو گروہ مومنوں کے آپس میں لڑ پڑیں تو صلح کرا دو ان دونوں کے درمیان، پھر اگر زیادتی کرے ان میں سے ایک دوسرے گروہ پر، تو تم لڑو اس سے جو زیادتی کرتا ہو، یہاں تک کہ وہ پلٹ آئے اللہ کے حکم کی طرف، پھر اگر وہ پلٹ آئے تو صلح کرا دو ان دونوں گروہوں کے درمیان، عدل کے ساتھ اور انصاف کرو، بلاشبہ اللہ پسند کرتا ہے انصاف کرنے والوں کو۔ یقیناً مومن تو (آپس میں) بھائی ہیں، لہٰذا صلح کرا دیا کرو، اپنے بھائیوں کے درمیان اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! نہ مذاق اڑائے ایک قوم (مرد) دوسری قوم (مرد) کا، ہو سکتا ہے کہ وہ (جن کا مذاق اڑایا جا رہا ہے) ہوں بہتر ان سے اور نہ (مذاق اڑائیں) عورتیں عورتوں کا، ہو سکتا ہے کہ ہوں وہ (جن کا مذاق اڑایا جا رہا ہے) بہتر ان (مذاق اڑانے والیوں) سے اور نہ تم عیب لگاؤ آپس میں (ایک دوسرے پر) اور نہ پکارو ایک دوسرے کو، بُرے لقبوں سے،

بہت بُرا ہے نام (پیدا کرنا) فسق میں ایمان کے بعد اور جس نے توبہ کی (اس کام سے) تو وہی لوگ ہیں ظالم۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! بچتے رہو بہت سی بدگمانیوں سے، بلاشبہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور نہ تم جاسوسی کرو (کسی کی) اور نہ عیب جوئی کرے تم میں سے کوئی دوسرے کی، کیا پسند کرے گا تم میں سے کوئی شخص، یہ کہ وہ کھائے گوشت اپنے مُردہ بھائی کا؟ پس تم ناپسند کرتے ہو اس کو اور تم ڈرو اللہ سے، بلاشبہ اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے''۔ (سورہ الحجرات: ۶ تا ۱۲)

**فائدہ:** یعنی کوئی کسی کی ہنسی نہ اڑائے، مصالحت کو ترجیح دے کسی کو عیب نہ لگائے برا نام نہ رکھے اور کسی کے متعلق بدگمانی نہ کرے اور بغیر تحقیق کے ہر شخص کی بات پر اعتماد نہ کریں، یہ سب ایسے زریں اصول ہیں جو عالمی امن و بھائی چارہ کے ضامن ہو سکتے ہیں جن کے ذریعہ انسان امن کی راہوں سے گزر کر پورے عالم کو معطر امن و شانتی کا گہوارہ بنا سکتا ہے۔

## تعلقات قائم رکھنے کا حکم

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ
وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ (سورہ رعد: ۲۱)

**ترجمہ:** ''اور یہ ایسے ہیں کہ اللہ نے جن تعلقات کو قائم رکھنے کا حکم کیا ہے انکو قائم رکھتے ہیں اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور سخت عذاب سے گھبراتے ہیں''۔

## رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات کا حکم

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۣ
وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا
لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ
اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾ (سورہ بقرہ: ۸۳)

**ترجمہ:** ''اور جب ہم نے توریت میں بنی اسرائیل سے قول و قرار لیا کہ سوائے اللہ





کے کسی کی عبادت مت کرنا اور ماں باپ کی اچھی طرح خدمت گزاری کرنا، اسی طرح اہل قرابت یعنی رشتہ داروں یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنا اور عوام الناس سے خوش خلقی سے پیش آنا یا ان سے اچھی طرح بات کرنا''۔

## محتاجوں کے ساتھ اچھے تعلقات کا حکم

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـــًٔـا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي
الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ
وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَۨا ﴿۳۶﴾ (سورہ النساء: ۳۶)

**ترجمہ:** ''اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو اور اہل قرابت یتیموں، محتاجوں کے ساتھ بھی، پاس والے پڑوسی اور دور والے پڑوسی کے ساتھ بھی ہم مجلس کے ساتھ بھی اور راہ گیر یعنی مسافر کے ساتھ بھی، اور ان کے ساتھ بھی جو تمہارے مالکانہ قبضہ میں ہیں یعنی غلاموں اور باندیوں کے ساتھ بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتے جو اپنے کو بڑا سمجھتے ہوں اور اپنی شیخی بگھارتے ہوں''۔

## ناحق قتل کی ممانعت

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ
اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا
اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ
اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

**ترجمہ:** ''آپ ان سے کہئے کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناتا ہوں جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام قرار دیا ہے اور وہ یہ ہیں: (۱) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ (۲)

والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو (۳) اپنی اولاد کو غربت و افلاس کے ڈر کی وجہ سے قتل مت کرو، ہم تم کو اور ان کو رزق دیں گے (۴) بے حیائی کے تمام طریقوں خواہ اعلانیہ ہوں یا خفیہ ان کے پاس بھی مت جاؤ (۵) اور جس کا خون کرنا اللہ نے حرام کر دیا ہے اس کو ناحق قتل مت کرو، یہ خدا کا تمہارے لئے تاکیدی حکم ہے تا کہ تم سمجھ سکو یعنی حقیقت حال سے واقف ہو سکو۔ (سورہ انعام:۱۵۲)

## والدین کے ساتھ اچھے تعلقات کا حکم

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا
وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ
اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا
تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ
الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۵﴾

**ترجمہ:** ''ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، اس کی ماں نے اس کو بڑی مشقت کے ساتھ پیٹ میں رکھا اور بڑی مشقت کے ساتھ اس کو جنا، اس کو پیٹ میں رکھنا اور دودھ چھوڑانا تیس مہینے میں پورا ہوتا ہے''۔ (سورہ احقاف:۱۵)

## زمین پر اکڑ کر چلنے اور تکبر کرنے کی ممانعت

قرآن مجید نے حضرت لقمانؑ کی اس نصیحت کو بھی نقل کیا ہے جو انہوں نے اپنے بیٹے کو سماج و معاشرہ میں بہتر اسلامی زندگی گزارنے کی اپنے اندر اہلیت پیدا کرنے کے لئے دی تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ
عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَا تُصَعِّرْ





خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ
صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴿۱۹﴾

**ترجمہ:** ''اے میرے بیٹے! قائم کرو نماز اور حکم دیتے رہو نیک کاموں کا اور منع کرتے رہو برُے کاموں سے اور صبر کرو اس تکلیف پر جو پہنچے تمہیں، یقیناً یہی ہیں بڑی ہمت کے کام۔ اور مت پھیرو اپنا گال! لوگوں سے (بات کرتے ہوئے) اور نہ چلو زمین میں اکڑ کر، بیشک اللہ نہیں پسند کرتا، ہر متکبر (خود پسندی کو) شیخی بگھارنے والے کو۔ اور اعتدال اختیار کرو اپنی چال میں اور پست رکھو اپنی آواز کو، بیشک سب سے زیادہ ناپسندیدہ آواز گدھے کی آواز ہے''۔ (سورہ لقمان:۱۷ تا ۱۹)

## غیر مسلموں کے ساتھ اچھے تعلقات کا حکم

اللہ تعالیٰ نے صلح پسند غیر مسلموں کے ساتھ اچھے تعلقات کرنے کا حکم دیا ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ
يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۸﴾ (سورہ ممتحنہ:۸)

**ترجمہ:** ''اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان لوگوں کے ساتھ جو تم سے دین حق کے سلسلہ میں نہ جنگ کریں اور نہ تمہیں گھروں سے نکالیں، اچھا سلوک کرنے اور ان کے ساتھ عدل وانصاف کرنے سے منع نہیں فرمایا ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

**فائدہ:** اسلام معاشرتی بھائی چارہ کی بقاء کے لئے مسلم وغیر مسلم دونوں طبقوں کے مابین باہمی تعاون کی فضا قائم کرنا چاہتا ہے تا کہ معاشرتی وسماجی مصلحت متحقق اور انسانی بھلائی ہر طرف عام ہو جائے، جس کی وضاحت حلف الفضول کے معاہدہ سے بھی ہوتی ہے

جو کمزوروں کی امداد، حاجت مندوں کی حاجت روائی، ستم رسیدوں کی دلاسائی، مصیبت زدوں کی دلجوئی اور مظلوموں کی حمایت کے لئے دور جاہلیت میں حضرت محمد ﷺ کی موجودگی میں طے پائی تھی۔

جس کی اہمیت وافادیت اور قدرومنزلت سے دنیائے انسانیت کو واقف کراتے ہوئے نبی پاک ﷺ نے جو کچھ فرمایا اس کو حضرت طلحہ بن عوف نے اس طرح نقل کیا ہے کہ:

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: ''میں عبداللہ بن جدعان کی رہائش گاہ پر ایک ایسے معاہدہ (حلف الفضول) میں شریک تھا جس کے بدلہ میں مجھے سرخ اونٹ بھی پسند نہیں اور جس کے لئے اس دور اسلام میں بھی اگر مجھے آواز دی گئی تو میں ضرور لبیک کہوں گا۔

(بیہقی رسنن کبریٰ رحدیث نمبر:13080 رمعرفۃ السنن والآثار رحدیث نمبر 13232)

● خلاصہ یہ کہ اسلام ہر حال میں معاشرتی بھائی چارہ چاہتا ہے اور سماج میں کسی بھی طرح کی منافرت ومعاندت کو برداشت نہیں کرتا، وہ ہر شخص کو اس کی قبائلی، لسانی، مذہبی، جنسی، لونی، صوبائی، خاندانی، نسلی فرق کو نظر انداز کر کے اس کا حق دیتا ہے، لہٰذا کسی شک وشبہ کے بغیر برملا طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسلامی تعلیمات کے بغیر انسانی معاشرہ میں بھائی چارہ کا قیام ناممکن ہے۔

## انسانی احترام اور تعلقات کے سلسلے میں
## حضرت محمد ﷺ کا آخری پیغام

آج دنیا میں ہر طرف حقوق انسانی کا چرچا ہے لیکن کون نہیں جانتا کہ یہ سب باتیں نقاب کے مانند ہیں جن کے نیچے دنیا کے گوشے گوشے میں قدر حریت اور شرف انسانیت کی مٹی پلید ہو رہی ہے۔

تہذیب حاضر نے انسانیت پر ظلم وستم کے نئے نئے طریقے ایجاد کئے ہیں اور یہ طریقے ایسے ہولناک جن کی مثال تاریخ عالم کا کوئی تاریک سے تاریک صفحہ پیش



غیر مسلموں سے تعلقات اور مذہبی آزادی

نہیں کرسکتا۔ جو قومیں حقوق انسانی کی پاسبانی کے بلند بانگ دعوے کر رہی ہیں وہی انسانیت کا خون چوسنے میں پیش پیش ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا یہ خطبہ نہ کسی سیاسی مصلحت کا نتیجہ تھا نہ کسی وقتی جذبہ کی پیداوار، یہ اللہ کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کا دنیا کے نام آخری پیغام تھا جس میں یہ بتایا گیا کہ انسان کی بقاء کا راز انسانیت کے احترام میں مضمر ہے۔

ذی الحجہ ۱۰ ہجری (مطابق فروری 632 عیسوی) کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری حج کے ادا کرنے کا ارادہ فرمایا اور تمام ازواج مطہرات ؓ کو ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ عرب کے گوشے گوشے سے لوگ شرف ہم رکابی کے لئے امنڈ پڑے، جہاں تک نظر کام کرتی تھی انسانوں کا ایک سمندر موجیں مارتا ہوا نظر آتا تھا۔ کم از کم ایک لاکھ مسلمان دینی جذبہ سے سرشار ہو کر سرور کائنات ﷺ کے پیچھے لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔

ترجمہ ''اے اللہ ہم تیرے سامنے حاضر ہیں، اے خدا تیرا کوئی شریک نہیں؟ ہم حاضر ہیں، تعریف اور نعمت سب تیری ہے اور سلطنت میں تیرا کوئی شریک نہیں؟ ہم حاضر ہیں، تعریف اور نعمت سب تیری ہے اور سلطنت میں تیرا کوئی شریک نہیں''۔ کی صدائیں بلند کرتے اللہ کے گھر کی جانب بڑھ رہے تھے۔

آسمانوں نے انسانوں کے اس سے کہیں بڑے ہجوم دیکھے ہیں لیکن آج کا ہجوم اپنی نوعیت کا عدیم المثال تھا۔ اللہ کے مقدس ترین بندوں کا یہ قافلہ کامل ترین انسان کی قیادت میں اس طرح چل رہا تھا کہ زمین سے آسمان تک قبول واعتراف حق کا نور برستا ہوا معلوم ہوتا تھا۔

اس آخری حج کے موقع پر مختلف مقامات پر آپ ﷺ نے تین بار حج کے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ عرفات میں حمد وثنا کے بعد عام مسلمانوں کو خطاب کرکے فرمایا:

''اللہ کے بندوں! میری بات اچھی طرح سن لو، خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے،

وہ یکتا ہے، کوئی اس کا ساجھی نہیں۔ خدا نے اپنا وعدہ پورا کیا، اس نے اپنے بندے (رسول ﷺ) کی مدد فرمائی، اور تنہا اسی کی ذات نے باطل کی ساری مجتمع قوتوں کو زیر کیا''۔

میں نہیں جانتا، شاید اس کے بعد میں تم سے نہ مل سکوں۔ سن لو کہ امور جاہلیت میں سے ہر چیز آج میرے ان دونوں قدموں کے نیچے ہے۔ عربی کی عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر فضیلت نہیں ہے۔ اگر فضیلت ہے تو وہ صرف پرہیزگاری کی بنا پر ہے۔ تم سب آدمؑ کی اولاد سے ہو اور آدم مٹی سے تھے۔

اس سلسلے میں سورہ الحجرات آیت نمبر ۴۹: ۱۳ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۔

**ترجمہ:** لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہیں قبیلوں اور خاندانوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ (سورہ الحجرات: ۱۳)

آپ نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور سبھی مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں (لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ ایک ہے اور تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا کئے گئے تھے۔ جاہلیت کے (اور فضیلت و برتری کے سب دعوے باطل کر دیئے گئے۔ خون و مال کے سارے مطالبے اور سارے انتقام میرے پاؤں تلے روندے جا چکے ہیں۔ پہلا خون جسے میں کالعدم قرار دیتا ہوں، میرے اپنے خاندان کا ہے۔ ربیعہؓ بن الحارث کے دودھ پیتے بیٹے کا خون جسے بنو ہذیل نے مار ڈالا تھا۔ اب میں معاف کرتا ہوں۔

قریش کے لوگو! خدا نے تمہارے جھوٹی نخوت کو ختم کر ڈالا اور باپ دادا کے کارناموں پر تمہارے فخر و مباہات کی اب کوئی گنجائش نہیں ] تمہارے خون اور تمہاری عزتیں اور تمہارے اموال ایک دوسرے کے لئے ویسے ہی حرام ہیں جیسے آج حج کا دن تمہارے اس





مہینے اور تمہارے اس شہر میں حرام ہے۔ (پس بیت اللہ کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمات اعلیٰ حالہ باقی رہیں گی)۔

دیکھو! تم سب مرنے کے بعد عنقریب اپنے رب کے سامنے پیش ہو گے، وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق باز پرس کرے گا۔ لوگو ایسا نہ ہو کہ خدا کے حضور تم اس طرح آؤ کہ تمہاری گردنوں پر تو دنیا کا بوجھ لدا ہو اور دوسرے لوگ سامان آخرت لے کر پہنچیں۔ اور اگر ایسا ہوا تو میں خدا کے سامنے تمہارے کچھ کام نہ آ سکوں گا۔ میں تو ہر عمل کے متعلق تمام احکام تمہیں پہنچا چکا ہوں۔ (خطبہ حجۃ الوداع صفحہ ۱۸۴)

## غیر مسلموں کے حقوق اور تعلقات

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حقوق العباد میں سے قیامت کے دن سب سے پہلے کسی کے ناجائز خون بہانے کے بارے میں سوال ہوگا۔'' (صحیح بخاری، رقم: ۶۸۶۴ صحیح مسلم، رقم: ۱۶۷۸/۲۸)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو۔ عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون سی ہیں؟ (ان میں سے تین یہ ہیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (۱) شرک کرنا، (۲) جادو کرنا، (۳) جس کا قتل جائز نہ ہو اس کو ناحق قتل کرنا۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم الحدیث: ۳۶۲)

## غیر مسلم شہری کے قاتل پر جنت حرام ہے

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو مسلمان کسی غیر مسلم شہری (معاہد) کو ناحق قتل کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔'' (سنن نسائی، کتاب القیامۃ، تعظیم قتل المعاہد)

● حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ

نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کسی غیر مسلم شہری (معاہد) کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت تک محسوس ہوتی ہے۔''

(صحیح بخاری، کتاب الجزیة، رقم: ۲۹۹۵۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۲۶۸۶۔ مسند بزار: ۶/ ۳۶۸، رقم: ۲۳۸۳)

## غیر مسلم مذہبی پادریوں کے قتل کی ممانعت

غیر مسلموں کے مذہبی راہنماؤں کے قتل کی بھی ممانعت کی گئی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے لشکروں کو روانہ کرتے تو حکم صادر فرماتے غداری نہ کرنا، دھوکا نہ دینا، نعشوں کی بے حرمتی نہ کرنا اور بچوں اور پادریوں کو قتل نہ کرنا۔'' (مسند احمد بن حنبل: ۱/ ۳۰۰، رقم: ۲۷۲۸۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۶/ ۴۸۴، رقم: ۳۳۱۳۲۔ مسند ابو یعلی: ۴/ ۴۲۲، رقم: ۲۵۴۹)

## مسلم اور غیر مسلم کا قصاص اور دیت

حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''ایک مسلمان نے اہل کتاب میں سے ایک آدمی کو قتل کر دیا، وہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں غیر مسلم شہریوں کے حقوق ادا کرنے کا سب سے زیادہ ذمہ دار ہوں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (بطورِ قصاص مسلمان قاتل کو قتل کیے جانے کا) حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔'' (مسند الشافعی، رقم: ۳۴۲۔ السنن الکبری للبیہقی: ۸/ ۳۰، رقم: ۱۵۶۹۶)

● حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیر مسلموں کو دیت میں مساوی حقوق دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے: ''اگر کسی مسلمان نے عیسائی کو قتل کیا تو وہ مسلمان قصاصاً قتل کیا جائے گا۔'' (کتاب الام: ۷/ ۳۲۰)

## غیر مسلم پر ظلم کی ممانعت

قرآن وحدیث کے مطابق ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ جس نے





ظلم کیا حسبِ دستور بدلہ اور سزا کا وہی مستحق ہے، اس کے بدلے میں کوئی دوسرا نہیں۔ اس کے جرم کی سزا اس کے اہل وعیال، دوستوں یا اس کی قوم کے دیگر افراد کو نہیں دی جا سکتی۔ ارشاد ربانی ہے:

قُلۡ اَغَيۡرَ اللّٰهِ اَبۡغِىۡ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَىۡءٍ‌ ؕ وَلَا تَكۡسِبُ كُلُّ نَفۡسٍ اِلَّا عَلَيۡهَا‌ ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰى‌ ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمۡ مَّرۡجِعُكُمۡ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۶۴﴾

**ترجمہ:** ''اور جو انسان بھی کوئی برا عمل کرتا ہے تو اس کا وبال اسی پر پڑتا ہے، اور کوئی جان کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی، پھر تمہیں اپنے رب کے پاس ہی لوٹ کر جانا ہے، تو وہ تمہیں اس صحیح بات کی خبر دے گا جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔'' (الانعام: ۱۶۴)

● امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام کے گورنر سیدنا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو جو فرمان لکھا تھا اس میں من جملہ دیگر احکام کے یہ بھی درج تھا:

''(تم بحیثیت گورنر شام) مسلمانوں کو ان غیر مسلم شہریوں پر ظلم کرنے، انہیں ضرر پہنچانے اور ناجائز طریقہ سے ان کا مال کھانے سے سختی کے ساتھ منع کرو۔''

(کتاب الخراج لابی یوسف: ۱۵۲)

● حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''غیر مسلم شہری ٹیکس اس لئے ادا کرتے ہیں کہ ان کے خون ہمارے خون کی طرح اور ان کے اموال ہمارے اموال کے برابر محفوظ ہو جائیں۔'' (المغنی لابن قدامۃ: ۹/ ۸۸۱)

## غیر مسلم شہری کا مال چُرانے والے پر اسلامی حد

اسلام نے مال کی چوری کو حرام قرار دیا ہے اور اس پر نہایت سخت سزا مقرر کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں قریش کی ایک مخزومی عورت نے چوری کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر حد جاری کرنے کا حکم فرمایا۔ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی سفارش

کرنا چاہی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو اس پر بھی حد جاری کی جاتی ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الانبیاء، رقم:۳۲۸۸۔ صحیح مسلم، کتاب الحدود، رقم:۱۶۸۸)

● امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح صحیح مسلم میں رقمطراز ہیں: ''یقیناً غیر مسلم شہری، معاہد اور مرتد کا مال بھی مسلمان کے مال ہی کی طرح ہے۔'' (شرح صحیح مسلم:۱۲/۷)

● علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ غیر مسلم شہری کا مال چوری کرنے پر بھی مسلمان پر حد جاری کی جائے گی۔ (المحلی:۱۰/۳۵۱)

● علامہ ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس پر اجماع ہے کہ اگر کوئی مسلمان کسی غیر مسلم شہری کا مال چرائے تو اس پر حد جاری کی جائے گی۔ (بدایۃ المجتہد:۲/۲۹۹)

## مظلوم غیر مسلم شہری کی وکالت کا اعلان

رسول اللہ ﷺ نے غیر مسلم شہریوں کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیا ہے۔ اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ غیر مسلم شہریوں کو ظلم و زیادتی سے تحفظ کی ضمانت دے۔ اگر اسلامی ریاست میں کسی غیر مسلم شہری پر ظلم ہو اور ریاست اسے انصاف نہ دلا سکے تو آپ ﷺ نے قیامت کے روز ایسے مظلوم لوگوں کا وکیل بن کر انہیں ان کا حق دلوانے کا اعلان فرمایا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

''خبردار! جس نے کسی غیر مسلم شہری پر ظلم کیا یا اس پر ظلم کیا اس کا حق مارا یا اس پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ ڈالا یا اس کی دلی رضامندی کے بغیر کوئی چیز اس سے چھین لی تو روزِ قیامت کے دن میں اس کی طرف سے جھگڑا کروں گا۔''

(سنن ابوداؤد، کتاب الخراج والفی والامارۃ، رقم:۳۰۵۲۔ السنن الکبریٰ:۹/۲۰۵۔ الترغیب والترہیب: ۴/۷۔ کشف الخفاء:۲/۳۴۲)

## غیر مسلم شہریوں کا اندرونی جارحیت سے تحفظ

اسلامی ریاست کے فرائض میں سے یہ ہے کہ وہ تمام غیر مسلم شہریوں کو ہر قسم کا





تحفظ فراہم کرے۔ کوئی بھی فرد خواہ کسی قوم، مذہب یا ریاست سے تعلق رکھتا ہو اگر وہ کسی غیر مسلم شہری پر جارحیت کرے اور اس پر ظلم و زیادتی کرے تو اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ بلا امتیازِ مذہب اپنے شہری کو تحفظ فراہم کرے، چاہے اس سلسلے میں اسے جارحیت کرنے والے سے جنگ کرنی پڑے۔ ارشاد ربانی ہے:

**وقال تعالیٰ:** وَاَخَذۡنَا الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا بِعَذَابٍۭ بَـئِيۡسٍۭ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ﴿۱۶۵﴾

**ترجمہ:** ''اور ہم نے ان لوگوں کو جو ظلم کرتے تھے نہایت برے عذاب کے ذریعے پکڑ لیا کیونکہ وہ نافرمانی کر رہے تھے۔'' (الاعراف:۱۶۵)

● حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کسی غیر مسلم شہری کو تکلیف پہنچائی تو میں اس کا وکیل ہوں گا اور جس کا میں فریق ہوں گا تو قیامت اس پر غالب آ جاؤں گا۔'' (تاریخ بغداد:۸/۳۷۰۔ عمدۃ القاری:۱۵/۸۹)

## غیر مسلم شہریوں کی بیرونی جارحیت سے تحفظ

غیر مسلم شہریوں کا بیرونی جارحیت سے تحفظ کرنے کے حوالے سے حکومت وقت پر وہ سب کچھ واجب ہے جو مسلمان کے لئے اس پر لازم ہے۔ چونکہ حکومت کے پاس قانونی و سیاسی طور پر غلبہ و اقتدار بھی ہوتا ہے اور عسکری و فوجی قوت بھی، اس لئے اس پر واجب ہے کہ وہ ان کے مکمل تحفظ کا اہتمام کرے۔

● سیدنا امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''بے شک غیر مسلم شہری اس لئے ٹیکس دیتے ہیں کہ ان کے مال ہمارے مال کی طرح اور ان کے خون ہمارے خون کی طرح محفوظ ہو جائیں۔'' (المغنی:۹/۱۸۱۔ نصب الرایۃ:۳/۳۸۱)

● فقہ حنبلی کی کتاب 'مطالب اولی النہی'' میں مرقوم ہے: ''حکومت کا فرض ہے کہ وہ غیر مسلم شہریوں کو مسلم ریاست میں رہنے کی وجہ سے ہر قسم کی اذیت و تکلیف سے

مکمل تحفظ فراہم کرے۔'' (الفروق للقرافی: ۳/۱۴، ۱۵)

● علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف بھی یہی ہے۔ جب تاتاریوں نے ملک شام پر قبضہ کر لیا تو علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ قیدیوں کی رہائی کے لئے ''قطلوشاہ'' کے پاس گئے۔ تاتاری قیادت نے مسلمان قیدیوں کو رہا کرنے پر تو آمدگی ظاہر کی مگر غیر مسلم شہریوں کو چھوڑنے سے انکار کر دیا۔

● چنانچہ علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہم اس وقت تک راضی نہیں ہوں گے جب تک کہ یہود و نصاریٰ میں سے بھی تمام قیدی آزاد نہ کئے جائیں۔ وہ ہمارے ہی غیر مسلم شہری ہیں اور ہم کسی بھی قیدی کو قید کی حالت میں نہیں چھوڑیں گے خواہ وہ غیر مسلم آبادی سے تعلق رکھتا ہو یا مسلم آبادی سے۔ جب اس نے اپنے موقف پر ان کا اصرار اور شدت دیکھی تو ان کی خاطر تمام مسلم و غیر مسلم قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ (مجموع الفتاویٰ: ۲۸/۶۱۷، ۶۱۸)

## بلا امتیاز قتل عام کی ممانعت

ترجمہ: ''اللہ تمہیں اس بات سے منع نہیں فرماتا کہ جن لوگوں نے تم سے دین (کے بارے) میں جنگ نہیں کی اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے (یعنی وطن سے) نکالا ہے کہ تم ان سے بھلائی کا سلوک کرو اور ان سے عدل و انصاف کا برتاؤ کرو، بے شک اللہ عدل و انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' (الممتحنۃ: ۸)

● حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی غزوہ میں ایک عورت کو دیکھا جسے قتل کر دیا گیا تھا۔ اس پر آپ ﷺ نے (سختی سے) عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت فرما دی۔''

(صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر، رقم: ۲۸۵۲۔ صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسیر، رقم: ۱۷۴۴)

● ابن بطال نے ''شرح صحیح البخاری (۵/۱۸۶)'' میں اور امام نووی نے





''شرح صحیح مسلم (۱۲/۳۷)'' میں اسی موقف کی تائید کی ہے کہ دورانِ جنگ عورتوں کو قتل اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔

● امام بیہقی نے السنن الکبریٰ میں روایت کیا ہے: ''سیدنا ابن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب ابن ابی حقیق کی طرف لشکر روانہ کیا تو لشکرِ اسلام کو عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔''

(مصنف عبدالرزاق: ۵/۲۰۲۔ السنن الکبریٰ للبیہقی: ۹/۷۷)

● حضرت ابو ثعلبہ خشنی روایت کرتے ہیں کہ: ''نبی اکرم ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔'' (المعجم الاوسط: ۷/۱۱۳، رقم: ۷۰۱۱)

## غیر مسلموں کے بچوں کے قتل کی ممانعت

دورانِ جنگ غیر مسلموں کے بچوں کے قتل کی ممانعت بھی اسلام کے سنہری اور انسان دوست ضابطوں میں سے ایک ہے۔

● امام ابوداؤد سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نہ کسی بوڑھے کو قتل کرو، نہ شیر خوار بچے کو، نہ نابالغ کو اور نہ عورت کو۔'' (سنن ابوداؤد، کتاب الجہاد، رقم: ۲۶۱۴۔ السنن الکبریٰ للبیہقی: ۹/۹۰)

''نبی اکرم ﷺ عورتوں اور عمر رسیدہ افراد کو قتل کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔''

(مصنف ابن ابی شیبۃ: ۶/۴۸۴)

## اسلامی لشکر کو ہدایت

رسول کریم ﷺ جب اسلامی لشکر کو مشرکین کی طرف روانہ فرماتے تو یوں ہدایت دیتے: ''کسی بچے کو قتل نہ کرنا، کسی عورت کو قتل نہ کرنا، کسی بوڑھے کو قتل نہ کرنا، چشموں کو خشک و ویران نہ کرنا، جنگ میں حائل درختوں کے سوا کسی دوسرے درخت کو نہ کاٹنا، کسی انسان کا مثلہ نہ کرنا، کسی جانور کا مثلہ نہ کرنا، بدعہدی نہ کرنا اور چوری و خیانت نہ کرنا۔''

(السنن الکبریٰ للبیہقی: ۹/۹۰، رقم: ۱۷۹۳۴)

## غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کا تحفظ

اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام مذاہب کے مذہبی مقامات اور عبادت گاہوں کی حرمت کا خیال رکھے اور انہیں مکمل تحفظ فراہم کرے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحج میں ارشاد فرمایا:

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۗ (سورہ حج:۴۰)

**ترجمہ:** ''اور اگر اللہ انسانی طبقات میں سے بعض کو بعض کے ذریعے ہٹاتا نہ رہتا تو خانقاہیں اور گرجے اور کلیسے اور مسجدیں (یعنی تمام ادیان کے مذہبی مراکز اور عبادت گاہیں) مسمار اور ویران کر دی جاتیں جن میں کثرت سے اللہ کے نام کا ذکر کیا جاتا ہے۔''

**فائدہ:** شریعت کی یہ حکمت عملی ہے کہ غیر مسلموں کو ان کے مذہب و مسلک پر برقرار رہنے کی پوری آزادی دیتا ہے۔ اسلامی مملکت ان کے عقیدہ و عبادت سے تعرض نہ کرے گی۔ اہل نجران کو نبی اکرم ﷺ نے جو خط لکھا تھا اس میں یہ درج تھا:

''نجران اور ان کے حلیفوں کو اللہ اور اس کے رسول محمد ﷺ کی پناہ حاصل ہے۔ ان کی جانیں، ان کی شریعت، زمین، اموال، حاضر و غائب اشخاص، ان کی عبادت گاہوں اور ان کے گرجا گھروں کی حفاظت کی جائے گی۔ کسی پادری کو اس کے مذہبی مرتبے، کسی راہب کو اس کی رہبانیت اور کسی صاحب منصب کو اس کے منصب سے ہٹایا نہیں جائے گا اور ان کی زیر ملکیت ہر چیز کی حفاظت کی جائے گی۔''

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ۱/۲۲۸، ۳۵۸)

● ابن ابی شیبہ حضرت ثابت بن حجاج کلابی سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر فرمایا: ''خبردار! عبادت گاہوں میں موجود (غیر متحارب) پادری کو قتل نہ کیا جائے۔''

(مصنف ابن ابی شیبہ: ۶/۴۸۳، رقم: ۳۳۱۲۷)





● بیہقی نے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب اسلامی لشکروں کو جہادی مہم پر روانہ کرتے تو انہیں وصیت کرتے:

''کہ دیکھو کھجور کے باغات کو تباہ و برباد نہ کرنا نہ انہیں جلانا، نہ کسی چوپائے کو ذبح کرنا، نہ کسی پھل دار درخت کو کاٹنا، نہ کوئی گرجا گھر گرانا، نہ بچوں کو قتل کرنا نہ بوڑھوں کو، نہ عورتوں کو۔ عنقریب تم ایسے لوگوں کو پاؤ گے جنہوں نے اپنے آپ کو عبادت گاہوں میں پابند کر رکھا ہوگا، پس تم انہیں اور جس چیز کے لئے انہوں نے اپنے آپ کو پابند کر رکھا ہے، چھوڑ دینا۔'' (السنن الکبریٰ للبیہقی: ۹/۸۵، رقم: ۱۷۹۰۴)

## غیر مسلموں کو آگ میں جلانے کی ممانعت

عہد جاہلیت میں لڑائی کے دوران اس قدر وحشیانہ افعال سرزد ہوتے تھے کہ شدت انتقام میں دشمن کو زندہ جلا دیا جاتا تھا۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے جنگی قوانین میں بے شمار اصلاحات کے ساتھ ساتھ آگ میں جلانے جیسی وحشیانہ حرکت سے بھی منع فرما دیا۔

● آپ ﷺ نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جسے جلایا گیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''آگ کے ساتھ عذاب دینا آگ کے رب کے علاوہ کسی کے لئے جائز نہیں۔'' (سنن ابوداؤد، کتاب الجہاد، رقم: ۲۶۷۵)

● اسلام میں موذی جانوروں کو آگ سے جلانا ممنوع ہے تو انسانوں کو جلانا تو بالاولیٰ ممنوع ہوا۔ چنانچہ محمد بن حمزہ اسلمی اپنے والد (حمزہ بن عمر اسلمی) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک دستے کا امیر بنایا تھا۔ کہتے ہیں کہ جب میں روانہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اگر تمہیں فلاں شخص مل جائے تو اس کو آگ سے جلا دینا۔'' میں نے پیٹھ پھیری تو آپ ﷺ نے مجھے واپس بلایا۔ میں آپ ﷺ کے پاس واپس آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اگر تم فلاں کو پاؤ تو اسے قتل کر دینا، جلانا نہیں، بلاشبہ آگ سے عذاب آگ کا رب ہی دے سکتا ہے۔" (مسند احمد: ۳/ ۴۹۴، سنن ابوداؤد، کتاب الجہاد، رقم: ۲۶۷۳، فتح الباری: ۶/ ۲۴۹)

نوٹ: دشمن کو آگ میں جلانا تو ممنوع ہے، البتہ جنگی حکمت عملی کے پیش نظر قلعوں اور عمارتوں کو ضرورت کے مطابق جلانے کی ممانعت نہیں اور یہی حکم گولہ باری اور بمباری کا ہے اور اس کی زد میں اگر کوئی آ جائے تو وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔

## غیر مسلم لوگوں کے گھروں کو لوٹ مار کرنا ممنوع

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک غزوہ میں رحمت عالم ﷺ کے ہمراہ سفر کی سعادت نصیب ہوئی۔ بعض لوگوں نے دوسروں کے راستے کو تنگ کیا اور راہ چلتے مسافروں کو لوٹنا شروع کر دیا۔ آقائے دو جہاں ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے ایک صحابی کو بھیج کر اعلان کروایا:

"جو شخص دوسروں کے گھروں میں گھس کر تنگ کرے یا راستوں میں لوٹ مار کرے اس کا یہ (دہشت گردانہ) عمل جہاد نہیں کہلائے گا۔" (سنن ابوداؤد، کتاب الجہاد، رقم: ۲۶۲۹)

## دشمن کے مویشیوں، فصلوں اور املاک کو نقصان پہنچانے کی ممانعت

اسلام نہ خونِ ناحق کی اجازت دیتا ہے اور نہ دشمن کی سرزمین پر کھلی تباہی و بربادی کا خواہاں ہے۔ اسلام امن و اصلاح کا داعی ہے اس لئے حالتِ جنگ میں بھی اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ نہ کھیتیاں برباد ہوں، نہ پھل دار درخت کاٹے جائیں اور نہ املاک کو نذر آتش کیا جائے۔ چنانچہ روایات میں آیا ہے کہ:

● "حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو (دورانِ جنگ) پھل دار درخت کاٹنے یا عمارت کو تباہ کرنے سے منع فرمایا اور آپ کے بعد بھی مسلمان اسی پر عمل پیرا رہے۔" (سنن ترمذی، کتاب السیر، باب فی التحریق والتخریب، رقم: ۱۵۵۲)

● ابن ابی شیبہ حضرت مجاہد سے بیان کرتے ہیں کہ "جنگ میں کسی بچے، عورت یا





بوڑھے کو قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی کھانے اور کھجور کے درختوں کو جلایا جائے، اور نہ ہی گھروں کو ویران کیا جائے اور نہ ہی پھل دار درختوں کو کاٹا جائے۔" (مصنف ابن ابی شیبہ: ۶/ ۴۸۳، رقم: ۳۳۱۲۲)

اسی طرح کی ایک اور روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکر کو شام کی طرف روانہ کیا تو اس کے ساتھ تقریباً دو میل چلے اور اہل لشکر کو مخاطب کر کے فرمایا: "میں تمہیں اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں، (اور یہ کہ) نافرمانی نہ کرنا، بزدلی نہ کرنا، کھجور کے درختوں کو تباہ نہ کرنا، کھیتیاں نہ جلانا، چوپایوں کو قید کر کے نہ رکھنا، کسی پھل دار درخت کو نہ کاٹنا اور نہ کسی شیخ فانی کو قتل کرنا نہ کسی چھوٹے بچے کو۔" (مسند ابی بکر للمروزی: ۶۹-۷۲، رقم: ۲۱)

● عاصم بن کلیب نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا ہے کہ ایک انصاری نے بیان کیا ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو لوگوں کو کھانے پینے کی بڑی شدت محسوس ہوئی اور وقت کا سامنا کرنا پڑا۔ پس انہیں بکریاں ملیں تو انہیں لوٹ کر ذبح کر لیا۔ کھانے کی ہانڈیوں میں ابال آ رہا تھا کہ کمان سے ٹیک لگائے ہوئے رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور اپنی کمان سے ہماری ہانڈیوں کو الٹنا شروع کر دیا اور گوشت کو مٹی میں ملانا شروع کر دیا۔ پھر ارشاد فرمایا:

"لوٹ مار (کا کھانا) مردار جانوروں کے گوشت سے زیادہ حلال نہیں ہے۔" (سنن ابوداؤد، کتاب الجہاد، رقم: ۲۷۰۵۔ السنن الکبری للبیہقی: ۹/ ۶۱، رقم: ۱۷۷۸۹)

## خلفاء راشدین کے ادوار میں غیر مسلم شہریوں کا تحفظ

ذیل کی سطور میں ہم جائزہ لیں گے کہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے ادوارِ خیر میں غیر مسلم شہریوں کے جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کا انتظام کیسا تھا۔

## عہد فاروقی میں غیر مسلموں کے تحفظ کی قانونی حیثیت

عہدِ فاروقی میں بھی غیر مسلم شہریوں کے تحفظ اور حقوق کے ساتھ ساتھ نفس انسانی

کے احترام اور وقار میں اس قدر اضافہ ہوا کہ مفتوحہ علاقوں کے غیر مسلم شہری اسلامی ریاست میں اپنے آپ کو زیادہ محفوظ سمجھتے تھے۔

● حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام کے گورنر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو جو فرمان لکھا اس میں منجملہ دیگر احکام کے ایک یہ حکم بھی درج تھا: ''(تم بحیثیت گورنر) مسلمانوں کو غیر مسلم شہریوں پر ظلم کرنے اور انہیں ضرر پہنچانے اور ناجائز طریقے سے ان کے مال کھانے سے سختی کے ساتھ منع کرو۔'' (کتاب الخراج لابی یوسف:۱۵۲)

● امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا کہ جب بھی ان کے پاس اسلامی ریاستوں سے کوئی وفد آتا تو آپ اس وفد سے غیر مسلم شہریوں کے احوال دریافت فرماتے کہ کہیں کسی مسلمان نے انہیں کسی قسم کی کوئی تکلیف تو نہیں پہنچائی؟ اس پر وہ کہتے ہم اور کچھ نہیں جانتے مگر یہ کہ ہر مسلمان نے اس عہد و پیمان کو پورا کیا ہے جو ہمارے اور مسلمانوں کے درمیان موجود ہے۔ (تاریخ طبری:۲/۵۰۳)

● امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی زندگی کے آخری لمحے تک اقلیتوں کا خیال تھا حالانکہ ایک اقلیتی فرقہ کے فرد نے آپ کو شہید کیا۔ اس کے باوجود آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

''میں اپنے بعد والے خلیفہ کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ذمہ میں آنے والے غیر مسلم شہریوں کے بارے میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ ان سے لئے ہوئے عہد کو پورا کیا جائے، ان کی حفاظت کے لئے بوقتِ ضرورت لڑا بھی جائے اور ان پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے۔''

(صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قبر النبی ﷺ رقم:۱۳۲۸۔ مصنف ابن ابی شیبہ:۷۰/۴۳۶، رقم:۳۷۰۵۹۔ السنن الکبری بیہقی:۸/۱۵۰۔ طبقات ابن سعد:۳/۳۳۹)

✿✿✿





# قرآن کے مطابق مذہبی آزادی

اسلام مذہب شائستگی کی تعلیم سے لبریز ہے، امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی پوری زندگی ہمدردانہ ومشفقانہ واقعات سے بھری پڑی ہے اسی طرح ان کے ماننے والوں کی پوری تاریخ گواہ ہے، رسول ﷺ کے وعدہ اور اقوال ایسے احکامات سے بھرے پڑے ہیں۔ علّامہ سیّد سلیمان ندویؒ اپنے مقالہ "ہندوستان میں اسلام کی اشاعت کیوں کر ہوئی" میں لکھتے ہیں،

"تمام دنیا کے مذاہب میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے یہ فلسفہ پیش کیا کہ "مذہب یقین کا نام ہے اور یقین تلوار کی دھار اور نیزہ کی نوک سے نہیں پیدا کیا جاسکتا"۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ

**ترجمہ:** ''آپ ان پر داروغہ نہیں ہیں''۔ (سورۃ غاشیہ، آیت نمبر۔۲۲)

**فائدہ:** پیغمبر کا کام زبردستی نہیں بلکہ صرف بات پہنچا دینا ہے۔

## بات پہنچانے کی ذمّہ داری

درج ذیل آیت میں بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ کی ذمہ داری صرف بات پہنچانے کی ہے:

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ۔ (سورۃ شوریٰ، آیت نمبر۔۴۸)

**ترجمہ:** ''اب بھی اگر آپ دھیان میں نہ لائیں تو ہم نے تو آپ کو ان پر کوئی نگہبان بنا کر نہیں بھیجا، آپ پر تو صرف پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے، اور جب ہم انسان کو اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر اترانے لگتا ہے، اور اگر اس کے کرتوتوں کی وجہ سے کوئی مصیبت اس پر آتی ہے تو وہ ناشکری کرنے لگتا ہے''۔

## اچھی نصیحت کے ذریعہ

درج ذیل آیت میں حکمت اور اچھی گفتگو کے ذریعہ بات پہنچانے کا حکم دیا گیا ہے:

اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَ الۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَ جَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ وَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُہۡتَدِیۡنَ ﴿۱۲۵﴾ (سورۃ نحل، آیت نمبر۔ ۱۲۵)

**ترجمہ:** ''لوگوں کو اپنے رب کی راہ کی طرف بلاتے رہیے حکمت سے اور اچھی نصیحتوں سے، اور انکے ساتھ نصیحت کیجئے تو اچھے طریقہ سے، اور آپکا رب اسے اچھی طرح جانتا ہے جو اس کے راستے سے بھٹک گیا، اور وہ انہیں بھی اچھی طرح جانتا ہے جو راہ پر ہیں''۔

## مذہب میں زبردستی نہیں

درج ذیل آیت میں جبراً مذہب تبدیل کروانے کی ممانعت کی گئی ہے:

لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ ۟ۙ قَدۡ تَّبَیَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَیِّ ۚ (سورۃ البقرہ: ۲۵۶)

ترجمہ۔ ''دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں ہدایت تو گمراہی سے صاف صاف کھل چکی ہے''۔

تشریح: اس سے معلوم ہوا کہ زبردستی کسی کو مسلمان بنانا اسلام کے خلاف ہے اور اللہ کے حکم کی نافرمانی کرنا ہے۔

حضرت محمد ﷺ کے چچا، حضرت عباسؓ کے بیٹے حضرت عبداللہؓ جو قرآن کے





مفسّر تھے، ان سے ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے جس کا مفہوم ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی کے دو بیٹے عیسائی ہو گئے، تو انہوں نے رسول ﷺ سے کہا کہ میرے دو بیٹے عیسائی مذہب کو چھوڑنے پر راضی نہیں ہوتے تو کیا میں ان کو مجبور کر سکتا ہوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی جو اوپر مذکور ہے۔

● 'علّامہ ابن کثیر' قرآن کے عظیم مفسّر مانے گئے ہیں انہوں نے اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے جو کچھ لکھا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ کسی شخص کو اسلام میں داخل ہونے پر مجبور نہ کرو کیونکہ وہ واضح اور ظاہر ہو چکا ہے اور اس کے دلائل اور حقائق اتنے روشن ہیں کہ کسی شخص کو اسمیں داخل ہونے پر مجبور کرنے کی ضرورت نہیں ہے اللہ نے جس شخص کو ہدایت دی ہو اور اسکا دل سچ کو قبول کرنے کے لئے کھول دیا ہو اور اسکو علم کی روشنی عطا کی گئی ہو وہ کھلے حقائق کی بناء پر خود ہی اسلام قبول کریگا اور جس کے دل کو خدا نے تاریک کر دیا ہو اور جسکے سننے اور دیکھنے کی صلاحیت پر مہر لگا دی ہو اسکو طاقت کے ذریعہ اسلام میں داخل کرنا اسے کوئی کام نہ دیگا۔ (تفسیر ابن کثیر)

● اسی طرح امام فخر الدین رازیؒ نے ابو مسلم اصفہانی کا قول نقل کیا ہے جس کا مفہوم ہے کہ خدا نے دین کو زبردستی پر منحصر نہیں رکھا ہے بلکہ اختیار پر رکھا ہے، اس طرح قرآن کی کئی آیتوں سے ثبوت ملتا ہے جس میں زبردستی اسلام قبول کروانے سے منع کیا گیا ہے جیسے۔

## جو عمل کرے گا اپنے ہی لئے کرے گا

درج ذیل آیات میں بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص گمراہی کا راستہ اپنائے گا تو وہ کسی دوسرے کا نقصان نہیں کرے گا بلکہ اپنا ہی نقصان کرے گا:

قُلۡ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَکُمُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکُمۡ ۚ فَمَنِ اہۡتَدٰی فَاِنَّمَا یَہۡتَدِیۡ لِنَفۡسِہٖ ۚ وَ مَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیۡہَا ۚ وَ مَاۤ اَنَا عَلَیۡکُمۡ بِوَکِیۡلٍ ﴿۱۰۸﴾ (سورۃ یونس، آیت نمبر۔ ۱۰۸)

**ترجمہ:** کہہ دیجئے "اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس حق آ گیا ہے، تو اب جو کوئی راہ پر آئیگا، تو وہ اپنے لئے ہی آئیگا، اور جو کوئی گمراہ ہوگا تو وہ اپنے لئے ہی گمراہ ہوگا، اور میں تمہارا وکیل (ذمّہ دار) نہیں ہوں۔

**فائدہ:** اسی طرح قرآن پاک میں کئی موقع پر کہا گیا ہے جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام یا دین سمجھنے بوجھنے، اور سمجھ بوجھ کر اختیار کرنے کا معاملہ ہے، اس میں نہ کسی طرح کی زبردستی ہے اور نہ ہی کسی طرح کا جھگڑا۔

## جس کا جی چاہے مانے یا نہ مانے

درج ذیل آیت میں ماننے اور نہ ماننے کی آزادی دی گئی ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ

**ترجمہ:** اور کہہ دیجئے ''یہ قرآن حق ہے، تمہارے رب کی طرف سے تو جس کا جی چاہے ایمان لائے اور جس کا جی چاہے انکار کرے''۔ (سورۃ کہف، آیت نمبر-۲۹)

## عمل کا بدلہ

درج ذیل آیت سے بھی معلوم ہوا کہ اسلام جبراً کسی کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کرتا، یعنی نہ کسی کو اسلام قبول کروانے میں زبردستی کی جائے گی اور نہ کوئی لالچ دی جائے گی۔

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ

ترجمہ: ''تم اپنے دین پر، میں اپنے دین پر'' (سورۃ کافرون:۶)

**فائدہ:** یعنی تم کو تمہارے عمل کا بدلہ ملے گا اور مجھ کو میرے عمل کا بدلہ ملے گا۔ اوپر کی آیتوں سے واضح ہوجاتا ہے کہ کسی شخص کے لئے کسی خاص مذہب میں آنے سے انکار کرنے پر اس سے لڑائی جھگڑا، جنگ و خون خرابہ یا زور زبردستی کرنے کی ضرورت نہیں، بلکہ نصیحت کر کے اسے اس کے راستے پر چھوڑ دیا جائیگا، اسی طرح کے ایک دو نہیں بلکہ





بیسوں احکام موجود ہیں، جن کے پڑھنے کے بعد کسی شخص کو کوئی شک نہیں رہ جاتا کہ مذہب کے فرق کی وجہ سے کوئی مسلمان کسی پر ظلم کرے یا زور زبردستی سے کام لے۔

## مذہبی آزادی

درج ذیل آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ جبر کرنا چاہتا تو سبھی لوگ ایمان لا سکتے تھے لیکن اس نے انسان کو اختیار دیا ہے تا کہ وہ دیکھے کہ کون صحیح راستہ اختیار کرتا ہے اور کون گمراہی والا راستہ اپناتا ہے:

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ۭ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔ (سورۃ یونس، آیت نمبر-۹۹)

**ترجمہ:** ''اور اگر تمہارا رب چاہتا تو اس زمین کے اوپر جتنے لوگ ہیں سب کے سب ایمان لے آتے، تو کیا تم لوگوں پر زبردستی کرنا چاہتے ہو کہ وہ ایمان والے ہوجائیں''؟

**فائدہ:** اس سے بالکل صاف ہوجاتا ہے کہ مذہب کے متعلّق زور زبردستی کو ٹھیک سمجھنا، کسی بھی طرح قرآن یا اسلام اجازت نہیں دیتا ہے۔

## سیدھا راستہ

درج ذیل آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے کہ انسان صحیح راستے کا انتخاب کرے:

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ۭ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ۭ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (سورۃ انعام:۳۹)

**ترجمہ:** ''اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا، وہ بہرے اور گونگے ہیں، اندھیرے میں پڑے ہوئے ہیں، اللہ جسے چاہے بھٹکا دے اور جسے چاہے سیدھی راہ پر لگا دے''۔

# کسی کو برا نہ کہو

درج ذیل آیت سے بھی معلوم ہوا کہ کسی دوسرے مذہب کے معبودوں کو بُرا بھلا نہ کہا جائے:

وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ مَآ اَشْرَکُوْا ط وَمَا جَعَلْنٰکَ عَلَیْہِمْ حَفِیْظًا ج وَمَآ اَنْتَ عَلَیْہِمْ بِوَکِیْلٍ ﴿۱۰۷﴾ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًاۢ بِغَیْرِ عِلْمٍ ط (سورۃ انعام، آیت نمبر۔۱۰۸،۱۰۷)

**ترجمہ:** ''اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا، تو یہ لوگ شرک نہ کرتے، اور ہم نے آپ کو ان پر نگہبان مقرر نہیں کیا، اور نہ آپ ان کے کوئی ذمہ دار ہیں" اور جن لوگوں کو یہ مشرک اللہ کے سوا پکارتے ہیں، ان کو برا نہ کہنا تو وہ اللہ کو برا کہیں گے عداوت کی بنا پر کم علمی کی وجہ سے''۔

# وہ جانتا ہے

درج ذیل آیت سے معلوم ہوا کہ ہر ایک کے اعمال کا بدلہ اس کو ملے گا اس لئے جو صحیح راستہ اپنائے گا اسی کا فائدہ ہوگا۔

اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعْلَمُ مَنْ یَّضِلُّ عَنْ سَبِیْلِہٖ ج وَہُوَ اَعْلَمُ بِالْمُہْتَدِیْنَ

**ترجمہ:** ''آپ کا رب انہیں اچھی طرح جانتا ہے جو اس کے راستے سے بھٹکا ہے اور وہ انہیں بھی جانتا ہے جو سیدھی راہ پر ہیں''۔ (سورۃ انعام، آیت نمبر۔۱۱۷)

# اپنا اپنا حساب

درج ذیل آیت میں بھی واضح کیا گیا ہے کہ کوئی کسی کے اعمال کا ذمہ دار نہیں ہے:

وَاِنْ کَذَّبُوْکَ فَقُلْ لِّیْ عَمَلِیْ وَلَکُمْ عَمَلُکُمْ ج اَنْتُمْ بَرِیْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ (سورۃ یونس، آیت نمبر۔۴۱)

**ترجمہ:** ''اور اگر یہ آپ کو جھٹلائیں، تو کہہ دیجئے، میرا کیا ہوا میرے لئے اور تمہارا کیا





ہوا تمہارے لئے ؛ تم میرے کام کے ذمہ دار نہیں اور میں تمہارے کام کا ذمہ دار نہیں ہوں''۔

# حق کی پہچان

درج ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنی عقل استعمال کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے:

وَمَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ ط وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ

**ترجمہ:** ''اور کسی شخص کے لئے یہ ممکن نہیں، کہ اللہ کی اجازت کے بغیر وہ ایمان لائے، اور اللہ ان لوگوں پر گندگی ڈال دیتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے''۔ (سورہ یونس، آیت نمبر۔۱۰۰)

# بھلائی یا برائی اپنے ہی لئے

درج ذیل آیت میں بتایا گیا ہے کہ بھلائی یا بُرائی کا بدلہ ہر شخص کو خود بھگتنا ہوگا:

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ قف وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَہَا ط

**ترجمہ:** ''اگر تم نے بھلائی کی تو اپنے ہی لئے کی اور اگر تم نے برائی کی تو اپنے ہی لئے کی''۔ (سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر۷)

# اعمال کا بدلہ

درج ذیل آیت میں بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی نہیں مانتا تو اس کو اس کا بدلہ ملے گا۔

قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰہِ لِیَجْزِیَ قَوْمًاۢ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ (سورۃ جاثیہ، آیت نمبر۔۱۴)

**ترجمہ:** ''جو لوگ ایمان لائے ان سے کہہ دیجئے، جو لوگ اللہ کے دنوں کی (جو اعمال کے بدلہ کا یقین نہیں رکھتے یعنی) امید نہیں رکھتے ان سے درگزر کریں، تا کہ 'وہ ان لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے''۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ نبی کا کام لوگوں کو حقیقت سے واقف کروا دینا ہے اس کو زبردستی منوانا نہیں۔

## رسول کے ذمّہ پیغام پہنچانا

درج ذیل آیت میں بتایا گیا ہے کہ رسول کے ذمہ صرف بات پہنچانے کی ذمہ داری ہے:

اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ (سورۃ مائدہ، آیت نمبر۔ ۹۲)

**ترجمہ:** ''بے شک رسول کے ذمّہ تو صرف پیغام کو کھول کر پہنچا دینا ہے''۔

- اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ

(سورۃ شوریٰ، آیت نمبر۔ ۴۸)

**ترجمہ:** ''اب بھی اگر یہ دھیان میں نہ لائیں تو ہم نے تو آپ کو ان پر کوئی محافظ بنا کر نہیں بھیجا، آپ پر تو صرف پہنچا دینے کی ذمّہ داری ہے۔''

**خلاصہ:** کیا قرآن پاک کی اوپر دی گئی ان آیتوں کے بعد بھی کسی کو شک رہ جائیگا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا بعد کے مسلمانوں نے اسلام کو تلوار کے ذریعہ یا طاقت کے ذریعہ لوگوں کو قبول کروایا ہے، جب کہ ان آیتوں میں حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صاف صاف لفظوں میں کہا گیا ہے کہ آپ کسی پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجے گئے ہیں بلکہ آپ کا کام صرف لوگوں تک احکام کا پہنچا دینا ہے۔

اس کے بعد کیا حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ان کے ماننے والے قرآن کا یعنی اللہ کے احکام کی مخالفت یا انکار کر سکتے ہیں، اگر کوئی اس کے خلاف کریگا تو اپنے فائدہ کے لئے کریگا اس کا اسلام یا قرآن سے کوئی تعلق نہیں۔

اوپر کی آیتوں میں یہ بھی جگہ جگہ بتا دیا گیا ہے کہ جو شخص قرآن یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا





ان کی تعلیم کو قبول کریگا تو وہ کسی دوسرے کو فائدہ نہیں پہنچائیگا بلکہ خود اس کا ہی فائدہ ہوگا۔

اس طرح کی اور بہت سی آیتیں قرآن پاک میں موجود ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ مذہبی آزادی ہر شخص کو دی گئی ہے چاہے قبول کرے اور چاہے انکار، قبول کرنے پر اللہ آخرت میں اس کی مدد کا اور اچھّے کاموں کے مطابق پھل دینے کا وعدہ کرتا ہے لیکن کسی کو مجبور نہیں کرتا۔

❁❁❁

# حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نصیحتیں

- عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قَالَ مَا شَیْئٌ أَثْقَلُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ وَ أَنَّ اللّٰہَ لَیُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیْءَ۔

(جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلۃ۔ باب ماجاء فی حسن الخلق)

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال کے ترازو میں حُسنِ اخلاق سے وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی۔‘‘

## اچھے اخلاق کے ذریعہ جنت

- حدیث أَبِی هُرَیْرَۃَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عَنْ أَکْثَرِ مَا یَدْخُلُ النَّاسُ الْجَنَّۃَ؟ فَقَالَ تَقْوَی اللّٰہِ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ۔۔۔۔ الحدیث۔

(جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلۃ۔ باب ماجاء فی حسن الخلق)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اُس چیز کے متعلق سوال کیا گیا جس کی وجہ سے لوگ سب سے زیادہ جنت میں داخل ہوں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ’’اللہ کا تقویٰ اور اچھے اخلاق۔۔۔ (آگے اور لمبی حدیث ہے)

## غصہ تمام برائیوں کی جڑ ہے

- عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ أَوْصِنِیْ قَالَ لَا تَغْضَبْ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ فَفَکَّرْتُ حِیْنَ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَا قَالَ فَإِذَا الْغَضَبُ یَجْمَعُ الشَّرَّ کُلَّہٗ۔

(مسند احمد۔ ۵/۳۷۳)

’’حضرت حُمید بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص سے





بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ’’غصہ نہ کیا کرو‘‘ راوی کہتے ہیں کہ اُس آدمی نے کہا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بات پر غور و فکر کیا تو اِس نتیجہ پر پہنچا کہ غصہ تمام بُرائیوں کا مجموعہ اور منبع ہے‘‘۔

## بدزبانی

- عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو یُحَدِّثُنَا إِذْ قَالَ: لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَإِنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ إِنَّ خِیَارَکُمْ أَحْسَنُکُمْ أَخْلَاقًا۔ وَفِیْ رِوَایَۃِ مُسْلِمٍ إِنَّ مِنْ خِیَارِکُمْ أَحَاسِنُکُمْ أَخْلَاقًا۔

(صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب حسن الخلق۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الفضائل۔ باب کثرۃ حیائہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

’’حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، وہ ہم سے باتیں کر رہے تھے اُسی دوران انہوں نے بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ برائی کرنے والے تھے نہ بدزبان۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمایا کرتے تھے ’’تم میں سب سے زیادہ بہتر وہ ہے، جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔‘‘ ’’اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ تم میں سب سے اچھے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں‘‘۔

## غصہ پر قابو پانے کا طریقہ

- عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قَالَ لَنَا: اِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَهَلْیَجْلِسْ، فَاِنْ ذَهَبَ عَنْہُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْیَضْطَجِعْ۔

(رواہ ابو داؤد، باب مایقال عند الغضب رقم: ۴۷۸۲)

’’حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو اُس کو چاہئے کہ بیٹھ جائے اگر بیٹھنے سے غصہ چلا جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اُس کو چاہئے کہ لیٹ جائے۔‘‘

# اصلی بہادر

● عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا تَعُدُّوْنَ الرَّقُوْبَ فِیْکُمْ؟ قَالَ قُلْنَا الَّذِیْ لَا یُوْلَدُ لَہٗ قَالَ لَیْسَ ذَاکَ بِالرَّقُوْبِ وَلٰکِنَّہُ الرَّجُلُ الَّذِیْ لَمْ یُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِہٖ شَیْئًا قَالَ فَمَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَۃَ فِیْکُمْ؟ قَالَ قُلْنَا الَّذِیْ لَا یَصْرَعُہُ الرِّجَالُ قَالَ لَیْسَ بِذٰلِکَ وَلٰکِنَّہُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

(صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ۔ باب فضل من یملک نفسہ عند الغضب)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم اپنے میں ''رقوب'' کس کو شمار کرتے ہو؟'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا، جس کی اولاد زندہ نہ رہتی ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''وہ رقوب نہیں' (شرعی طور پر) رقوب وہ ہے جس نے اپنی اولاد میں سے کسی کو آگے نہ بھیجا ہو (یعنی اُس کی اولاد میں سے کوئی فوت نہ ہو)۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا ''تم اپنے میں بہادر کس کو شمار کرتے ہو؟'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ہم نے کہا جس کو مَردوں میں سے کوئی بھی پچھاڑ (گرا) نہ سکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''وہ نہیں۔ لیکن (بہادر) وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے''۔

# اصلی پہلوان

● عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَۃِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

(صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب الحذر من الغضب)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''پہلوان وہ نہیں جو کشتی لڑنے میں غالب آجائے، بلکہ اصل پہلوان وہ ہے، جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو رکھے۔''



غیر مسلموں سے تعلقات اور مذہبی آزادی

# پڑوسی کی حفاظت

● عَنْ أَبِیْ شُرَیْحٍ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ۔ قِیْلَ: وَمَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: الَّذِیْ لَا یَأْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ۔ وَزَادَ أَحْمَدُ وَالطَّیَالِسِیُّ فِیْ رِوَایَتِھِمَا: رُوْمَا بَوَائِقُھُمَا؟ قَالَ: شَرُّہٗ۔

(صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب اثم من لا یؤمن جارہ بوائقہ۔ ومسند أحمد ۴/۳۱)

''حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ مؤمن نہیں ہوسکتا وہ مؤمن نہیں ہوسکتا پوچھا گیا: ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کون مؤمن نہیں ہوسکتا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اُس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو''۔

● عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَا یَأْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب بیان تحریم إیذاء الجار)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ جس کا پڑوسی اُس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔''

# اصلی مؤمن

● عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا یُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِأَخِیْہِ (أَوْ قَالَ لِجَارِہٖ) مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ! لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِجَارِہٖ (أَوْ قَالَ: لِأَخِیْہِ) مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب الدلیل علی أن من خصال الإیمان)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی یا فرمایا اپنے پڑوسی کے لیے وہی پسند نہ کرے، جو اپنی ذات کے لیے پسند کرتا ہے۔''

’’اور ایک روایت میں ہے (کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) ‘‘ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کوئی شخص اُس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا، جب تک اپنے پڑوسی یا فرمایا اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے‘‘۔

## پڑوسی سے اچھا سلوک

- حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عِنْدَ الْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ بِلَفْظٍ: مَنْ كَانَ يُؤمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِيْ جَارَهُ۔ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ........ اَلْحَدِيْثَ وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهٖ۔

(صحیح البخاری، کتاب الأدب۔ باب من کان یؤمن باللہ۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب تحریم إیذا الجار)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بخاری و مسلم میں ہے اور مسلم شریف میں روایت اِن الفاظ کے ساتھ ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے اور جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنے مہمان کی عزت کرے......آخر حدیث تک۔ اور ایک روایت میں ہے: ’’اپنے پڑوسی سے اچھا سُلوک کرے۔‘‘

## بہتر پڑوسی

- عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ۔

(جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ما جاء فی حق الجوار۔ (روایت صحیح)

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے یہاں تمام ساتھیوں میں سے سب سے بہتر ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لئے بہتر ہو اور پڑوسیوں میں سے بہترین پڑوسی اللہ کے یہاں وہ ہیں جو اپنے پڑوسی کے لئے بہتر ہو‘‘۔





## پڑوسی کے بارے میں تاکید

- عَنْ عَائِشَةَ رِضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ۔ (صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب الوصاۃ بالجار)

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبرئیلؑ مجھے پڑوسی کے بارے میں مسلسل تاکید و تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ اسے ضروری قرار دے دیں گے۔‘‘

## آسمان والے کا رحم

- حَدِيْثُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوْعًا اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ۔ (سنن ابی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب فی الرحمة)

’’حضرت عبداللہ بن عمروؓ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم کرتا ہے۔ تم اہلِ زمین پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا‘‘۔

## زبان و ہاتھ کا صحیح استعمال

- عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان۔ باب أی الإسلام افضل۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب بیان تفاضل الإسلام)

’’حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے پوچھا، اللہ کے رسول! کونسا اسلام افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’وہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔‘‘

## خیر کی رہنمائی کرنے والا

- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهٗ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهٗ

مَا يَحْمِلُهُ فَدَلَّهُ عَلٰى آخَرَ فَحَمَلَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ : إِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ۔

(جامع الترمذی۔ أبواب العلم۔ باب ماجاء أن الدال علی الخیر کفاعله۔ (روایت حسن ہے۔)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر سواری کے جانور کا مطالبہ کیا لیکن آپؐ کے پاس اس کے لئے سواری کا جانور نہیں تھا۔ پس آپ نے ایک دوسرے شخص کا نام بتایا کہ اس کے پاس جاؤ۔ پس اس شخص نے اس کو سواری کا جانور دے دیا تو اس نے آ کر نبی کریم ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک خیر کی رہنمائی کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے نیکی کرنے والا“۔

## حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا چھوڑ دے

- عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا وَبِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبِبَيْتٍ فِيْ أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ۔

(سنن أبي داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب حسن الخلق)

”حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں اُس شخص کے لئے جنت کے اطراف میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا چھوڑ دیا اور اُس شخص کے لئے جنت کے درمیان میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے مزاح کے طور پر بھی جھوٹ نہیں بولا اور اُس شخص کے لئے جنت کے بلند ترین حصے میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے اخلاق کو سنوارا“۔

## شکر کی فضیلت

- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ لَا يَشْكُرِ النَّاسَ لَا يَشْكُرِ اللهَ۔

(جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء فی الشکر لمن أحسن إلیك)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو





لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکریہ بھی ادا نہیں کر سکتا“۔

## احسان کا بدلہ

- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَلْيَجْزِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ مَا يَجْزِيْهِ فَلْيُثْنِ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ إِذَا أَثْنٰى عَلَيْهِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَإِنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ وَمَنْ تَحَلّٰى بِمَا لَمْ يُعْطَ فَكَأَنَّمَا لَبِسَ ثَوْبَيْ زُوْرٍ۔

(الأدب المفرد للإمام البخاری حدیث نمبر ۲۱۵)

”حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے ساتھ کوئی احسان کیا جائے اُس کو اُس کا صِلہ ادا کرنا چاہئے پس اگر وہ اُس کا صِلہ ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو اُسے چاہئے کہ وہ اُس کی تعریف کرے کیونکہ جب وہ اُس کی تعریف کرے گا تو اُس نے اُس کے احسان کا بدلہ دے دیا۔ اور اگر اُس کا احسان چھپائے تو اُس نے اُس نعمت کی ناشکری کی اور جو کوئی کسی ایسی چیز کا اظہار کرے جو اسے نہیں دی گئی تو گویا وہ جھوٹ کے کپڑے پہننے والا ہے۔ (یعنی کپڑا تو ایک پہنا ہوا ہو لیکن یہ اظہار کرے کہ اُس نے دو کپڑے پہنے ہوئے ہے)“۔

## مزدوروں کے حقوق

- حَدِيْثُ أَبِيْ مُوْسٰى مَرْفُوْعًا ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ إِذَا أَدّٰى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ۔

(صحیح البخاری، کتاب العلم، باب تعلیم الرجل أمته وأهله۔ و صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب وجوب الإیمان برسالة نبینا محمد ﷺ إلی جمیع الناس)

”حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کے لئے دوہرا اجر ہے۔ اہلِ کتاب کا وہ آدمی جو اپنے

نبی پر ایمان لایا اور محمد ﷺ پر بھی ایمان لایا۔ دوسرا وہ غلام جو اللہ کا حق بھی ادا کرتا ہو اور اپنے مالکوں کا بھی۔ اور تیسرا وہ آدمی جس کی ایک لونڈی ہو پھر اُس نے اُس کو ادب سکھایا اور اُس کی بہترین تربیت کی، اسے علم سکھایا اور اسے بہترین تعلیم سے آراستہ کیا، پھر اس کو آزاد کر کے اُس سے شادی کر لی''۔

## جانوروں کے حقوق

● عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ: ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ، فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ وَفِيْ رِوَايَةِ الطَّيَالِسِيِّ مِنْ طَرِيْقِ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ بِلَفْظِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُحِبُّ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ۔۔۔ اَلْحَدِيْثَ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلطَّبَرَانِيْ بِلَفْظِ الطَّيَالِسِيِّ وَزَادَ مُحْسِنٌ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔

(صحيح مسلم۔ كتاب الصيد۔ باب الأمر بإحسان الذبح والقتل و تحديد الشفرة و مسند طيالسى۔ ۲۷۱۵۔ الطبرانى فى الكبير ۷/۲۷۶-۲۷۴)

''حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دو باتیں رسول اللہ ﷺ سے یاد کی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا۔ بے شک اللہ ہر کام کو اچھے طریقہ سے کرنا ضروری قرار دیتا ہے۔ پھر جب تم قتل کرو تو اچھے انداز سے قتل کرو، اور جب جانور ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو، تم میں سے ہر آدمی کو چاہیے کہ اپنی چھری تیز کر لے اور ذبح ہونے والے جانور کو آرام پہنچائے۔

طیالسی کی روایت میں شعبہ عن خالد الحذاء کے طریق میں یہ لفظ ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر کام کو اچھے طریقے سے کرنا پسند کرتے ہیں پس جب تم ذبح کرو تو اچھے انداز سے ذبح کرو'، اور طبرانی کی روایت میں طیالسی کے الفاظ کے علاوہ زائد بات یہ ہے کہ احسان کرنے والا (اللہ تعالیٰ) احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''





## پیاسے کُتّے پر رحم

● عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ اِشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِيْ كَانَ بَلَغَ بِيْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيْهِ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ۔ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ فَقَالَ فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ۔

(صحيح البخارى۔ كتاب الشرب۔ باب فضل سقى الماء و كتاب المظالم۔ باب الآبار على الطريق۔ و صحيح مسلم، كتاب السلام۔ باب فضل ساقى البهائم المحترمة و إطعامها)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ ایک آدمی راستے پر جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی اُس نے ایک کنواں پایا تو اُس میں اتر کر اُس نے پانی پیا پھر باہر نکل آیا (تو دیکھتا ہے کہ) وہیں ایک کُتا ہے جو پیاس کی وجہ سے زبان باہر نکالے کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ پس اس آدمی نے دل میں کہا اِس کُتے کو بھی اُسی طرح پیاس نے ستایا ہو گا جس طرح میں اسکی شدت کی وجہ سے بے حال ہو گیا تھا، چنانچہ وہ دوبارہ کنویں میں اُترا اور اپنا موزہ پانی سے بھرا اور اُسے اپنے منہ سے پکڑ کر باہر آیا اور کتے کو پلایا۔ تو اللہ نے اسکے اس عمل اور جذبہ کی قدر کی اور اُسے معاف فرما دیا۔ یہ سن کر صحابۂ کرام نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ کیا ہمارے لئے چوپایوں پر ترس کھانے میں بھی اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں ہر دل رکھنے والے جاندار کی خدمت اور دیکھ بھال میں اجر ہے۔''

## بڑوں کی تکریم

۲۸۰ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَ يَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيْرِنَا۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيْرِنَا۔

(سنن أبى داؤد كتاب الأدب۔ باب فى الرحمة۔ و جامع الترمذى۔ أبواب البر و الصلة۔ باب ما جاء فى رحمة الصبيان)

"حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا اُس شخص کا ہم سے کوئی تعلق نہیں، جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا، اور ہمارے بڑے کی عزت نہیں کرتا۔" اور ایک روایت میں ہے۔ "ہمارے بڑے کے حق کو نہیں پہچانتا۔"

## عدل کی فضیلت

۳۶۶ عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْجِهَادِ کَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔

(جامع الترمذی، أبواب الفتن، باب ما جاء أفضل الجهاد كلمة عدل عند سلطان جائر)

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "ظالم حاکم کے سامنے حق وعدل کا کلمہ بڑے جہاد میں سے ہے۔"

## دین خیرخواہی کا نام ہے

۳۶۸ عَنْ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ یَعْنِی الدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ لِلّٰهِ وَلِکِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِهِمْ۔

(صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب الدین النصیحة)

"حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں یعنی "دین خیرخواہی کا نام ہے۔" ہم نے عرض کیا، کس کے لئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے لئے، اُس کی کتاب کے لئے، اُس کے رسول کے لئے، مسلمان حُکام کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے۔"

## صلح کرانے کی فضیلت

۳۷۲ حَدِیْثُ أَبِیْ هُرَیْرَةَ مَرْفُوْعاً کُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْهِ صَدَقَةٌ کُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْهِ الشَّمْسُ یَعْدِلُ بَیْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ۔ وَ فِیْ رِوَایَةِ مُسْلِمٍ کُلُّ





سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْهِ صَدَقَةٌ کُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْهِ الشَّمْسُ قَالَ تَعْدِلُ بَیْنَ الْإِثْنَیْنِ صَدَقَةٌ۔۔۔ الحدیث

(صحیح البخاری۔ کتاب الصلح۔ باب فضل الإصلاح بین الناس والعدل بینهم۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزکوة۔ باب بیان أن اسم الصدقة یقع علی کل نوع من المعروف)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ ضروری ہے ہر اُس دن میں جس میں سورج طلوع ہوتا ہے اُس کا دو آدمیوں کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دینا صدقہ ہے۔

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ ضروری ہے ہر اُس دن میں جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، فرمایا تمہارا دو آدمیوں کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دینا صدقہ ہے۔"

## خرید وفروخت میں نرمی

۳۵۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ، وَإِذَا اشْتَرٰی، وَإِذَا اقْتَضٰی۔

(صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب السهولة والسماحة فی الشراء والبیع)

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اُس آدمی پر رحم فرمائے جو خرید وفروخت کرنے اور قرض وصول کرنے کے مطابق وقت میں آسانی ونرمی سے کام لیتا ہے۔"

## خرید وفروخت میں سچائی

۳۴۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ رَفَعَهٗ إِلٰی حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا أَوْ قَالَ حَتّٰی یَتَفَرَّقَا۔ فَإِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِکَ لَهُمَا فِیْ بَیْعِهِمَا، وَإِنْ کَتَمَا وَکَذَبَا مُحِقَتْ بَرَکَةُ بَیْعِهِمَا۔

(صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب إذا بین البیعان ولم یکتما ونصحا۔ و صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب الصدق فی البیع والبیان)

''حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ دونوں سودا کرنے والوں کو اُس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ الگ نہ ہوں یا فرمایا یہاں تک کہ وہ الگ ہوجائیں پس اگر وہ الگ نہ ہوں یا فرمایا یہاں تک کہ وہ الگ ہوجائیں پھر اگر وہ سچ بولیں اور سامان کی حقیقت صحیح صحیح بیان کردیں تو اُن کے اُس سودے میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر وہ چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو ان کے سودے سے برکت ہٹادی جاتی ہے۔''

❁❁❁

**دعاؤ کا طالب**

**محمد سرور فاروقی ندوی**






## مسلم نوجوانوں کے لئے اسلام کی بنیادی کی معلومات کا نادر تحفہ

(مفتی محمد سرور فاروقی ندوی کی ہندی، اردو، انگلش تصانیف)

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۔ اسلام؟ | 10 | ۱۵۔ اسلامی پردہ | 35 |
| ۲۔ آؤ نماز کی اور | 40 | ۱۶۔ محرم کی حقیقت | 35 |
| ۳۔ اسلام دھرم کیا ہے؟ (قبول حق کے بعد اسلامی کورس) | 250 | ۱۷۔ وفات سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی امت کو نصیحتیں | 30 |
| ۴۔ رسول اللہ ﷺ کی پاکیزہ زندگی | 35 | ۱۸۔ آخری رسول کہاں، کب اور کون؟ | 150 |
| ۵۔ رسول اللہ ﷺ کی سیرت سوال وجواب کی روشنی میں | 25 | ۱۹۔ جھاڑ، پھونک، جادو ٹونا اور تعویز گنڈے (شریعت کی روشنی میں) | 30 |
| ۶۔ اسلامی کوئز (سوال وجواب کی روشنی میں) | 50 | ۲۰۔ مسافر اور سفر کی مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں) | 35 |
| ۷۔ جہاد، آتنک واد اور اسلام | 180 | ۲۱۔ اسلام میں تجارت کا طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں) | 150 |
| ۸۔ روزہ کا حکم اور اس کے مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں) | 30 | ۲۲۔ داڑھی کی اہمیت (شریعت کی روشنی میں) | 30 |
| ۹۔ عید اور قربانی کی حقیقت | 40 | ۲۳۔ اسلامی قانون وراثت اور میراث کی تقسیم | 30 |
| ۱۰۔ حج اور عمرہ کا مکمل طریقہ | 30 | ۲۴۔ کلمہ طیبہ کی حقیقت اور اس کے تقاضے | 60 |
| ۱۱۔ طلاق کا اسلامی طریقہ | 30 | ۲۵۔ جنت کے حالات اور جنت کی نعمتوں کا ذکر (قرآن وسنت کی روشنی میں) | 100 |
| ۱۲۔ زکوٰۃ اور مصارف زکوٰۃ | 40 | ۲۶۔ جہنم کے حالات اور جہنمی (قرآن وسنت کی روشنی میں) | 60 |
| ۱۳۔ آپ کے سوالوں کا آسان حل (حصہ اول) | 70 | ۲۷۔ حرام، حلال اور مباح چیزیں (شریعت کی روشنی میں) | 15 |
| ۱۴۔ اسلام کی بنیادی معلومات سوال وجواب کی روشنی میں | 50 | ۲۸۔ جنات اور شیطان کا ذکر (قرآن وسنت کی روشنی میں) | 50 |

RS- 4200/-

۱ (آسان ہندی تفسیر) **تفسیر فاروقی** (مفتی محمد سرور فاروقی ندوی)

یہ (سات جلدوں پر مشتمل) آسان ہندی زبان میں تفسیر ہے جس میں ہر ہر آیت کی تفسیر الگ الگ نمبر ڈال کر لکھی گئی ہے جس میں اس آیت سے متعلق حدیث، مسائل اور غیر مسلموں کے جوابات دئے گئے ہیں جو مسلم، نومسلم و غیر مسلم بھائیوں کے لئے بہت مفید ہے۔

RS- 150/-

۲ (آسان ہندی ترجمۂ قرآن) **قرآن کا پیغام** (مفتی محمد سرور فاروقی ندوی)

یہ (ایک جلد میں مکمل) آسان ہندی ترجمہ ہے جس میں آمنے سامنے ہر آیت کا الگ الگ نمبر ڈال کر ترجمہ لکھا گیا ہے۔

RS- 300/-

۳ (لفظی رواں اردو ترجمۂ) **معانی القرآن الکریم** (مفتی محمد سرور فاروقی ندوی)

یہ لفظی ترتیب کے اعتبار سے رواں اردو ترجمہ ہے جس میں عربی الفاظ کی ترتیب کے مطابق اردو ترجمہ ہر آیت کا الگ الگ آمنے سامنے لکھا گیا ہے۔

RS- 40/-

۴ **تشریح لغات القرآن الکریم** (لفظی ترجمۂ کے ساتھ لغوی، نحوی وصرفی تشریح (پارہ ۱))